اشاعۃ السنۃ

اور

قومی اصلاح

لائق توجہ مصلحان یا اصلاح خواہان قوم۔

اشاعۃ السنۃ جب ۱۸۷۸ء میں شائع ہونا شروع ہوا تو اُسکو کچھ خبر نہ تھی کہ قومی اصلاح کیا چیز ہے اور اسکا طریق وصول کیا ہین۔ لہذا اُس نے اپنا فرض (جس مین قوم کا حق ادا ہو) یہی سمجھا تھا کہ اپنے علاقی بھائی مقلدون کی (نام لے لیکر) خبر لے اور انکے خیالات ومقالات کا جو خیال ومقال اہلحدیث کی مخالف ہون انکو مخاطب بناکر جواب دے۔ اُسوقت ہمارے علاتی بھائی اہلحدیث (جو اسوقت تک قومی اصلاح کی مفہوم نا آشنا ہین اور نشہ خانگیدن وخانہ جنگیدن سے سرشار) اشاعۃ السنۃ کو ان مضامین پر مرحبا جزاک اللہ کہتے اور اطراف وجوانب سے اسکی تعریف وتوصیف مین نعرہ تحسین بلند کرتے تھے

فی ۱۸۷۹ء مین اُس نے مقلدین کا خطاب چھوڑکر نیچری مذہب بنانیوالون سے خطاب شروع کیا تو یہ امر ہماری ان خانہ جنگ اخوان پر بہت شاق گذرا۔ باوجودیکہ مقلدین کی نسبت اہل نیچر سے انکو جنگ کرنا زیادہ ضروری تھا کیونکہ مقلدین سے تو انکو صرف فروعی مسائل (آمین بالجہر ورفع الیدین وغیرہ) مین اختلاف تھا اہل نیچر سے فروعی مسائل (متعلق معاشرت) کے علاوہ اصول اسلام حقیقت نبوت ووحی وحشر وغیرہ مسائل متعلق عقائد مین بھی اختلاف تھا۔ پھر بھی وہ اس ضرورت کو ہرگز خیال مین نہ لاتے اُسی خانہ جنگی کے نشہ مین بڑے بڑے معمر اور اس گروہ کے مقتدا واکابر ہمکو یہی وصیت فرماتے کہ نیچریون کو جانے دو ان ہی مقلدون کی خبر لو۔

مگر اشاعۃ السنۃ خداتعالی کا شکر اور اسکی نعمت کا اظہار کرتا ہے کہ اُس نے حق کے مقابلہ مین کسی معاون یا خریدار بزرگ یا خورد کا کبھی لحاظ نہین کیا جس امر کو حق سمجھا (گو واقع مین نہو) اسی مین وہ لگا رہا اور کسی کی معاونت وترک اعانت رضا یا عدم رضا کا کچھ خیال نہ کیا اور وسط ۱۸۸۰ء تک اہل نیچر سے مخاطب کرتا رہا اسی ۱۸۸۱ء مین خداتعالی نے اسکے دل مین یہہ القا فرمایا کہ قومی اصلاح کا یہہ طریق نہین ہے کہ کسی خاص شخص کو کافر یا مشرک یا بدعتی یا نیچری کے نام سے نامزد ومخاطب کرکے اسکی خبر لے دے کرین یا مقابلہ اور

© rasailojaraid.com

جھگڑے کی صورت مین اسکی یا اوسکے مذہب یا اکابر مذہب کی عیب شماری کرین اسمین گو ہم خیال خوش ہو جاتے یا ہمارے مسائل حقہ کو مان لیتے ہین مگر فریق مخاطب کے لوگ اور بھی چڑ جاتے ہین اور حق کیطرف رجوع نہین کرتے اور ہماری قوم صرف وہی لوگ نہین جو بالکل ہمارے ہم خیال ہون۔ ہمارے فی الجملہ مخالف بھی (جو کلمہ گو ہین) ہماری قوم مین داخل ہین۔ اور انکی اصلاح و ہدایت اور بہ حکمت و ملاطفت حق کیطرف انکی دعوت بھی ہمارا منصبی فرض ہے۔ اور علاوہ بریان اپنے ہم خیالون کو انکی اغلاط پر اطلاع اور ان کے مفاسد خیال و مقال کی اصلاح بھی ہمارے فرائض مین داخل ہے نہ صرف مخالفین کے درپے رہنا اور انہی پر نکتہ چینی کرنا۔

اس ہدایت و القاء ربانی سے اواخر ۱۸۹۱ء مین ہم نے اہل نیچر سے شخصی اور مخاصمانہ خطاب بالکل چھوڑ دیا اور بلا مخاصمت و خصوصیت شخصی رفق و ملاطفت سے موافقین و مخالفین دونو فریق کی اصلاح و نصیحت و ارشاد کا عزم مصمم کر لیا چنانچہ اسوقت تک وہ اسی عزم پر ہے اور اس عرصہ پانچ سال مین ایسے اسی طرز پر متعدد مضامین جن سے بجز اصلاح و ہدایت کوئی بد نتیجہ (باہمی بغض و عناد وحشت و منافرت) نہین نکلا چھپے اواخر ۱۸۹۱ء (جلد ۱۴ رسالہ) مین مضمون "حدیث نبوی اور نیچری و عیسائی"۔ "الفاظ اہل اسلام" "چھوٹے لڑکون کی شادی"۔ "نکاح مین کفو قومی کا لحاظ" "شادیون اور ماتمون کی دعوتین" "کفار کی نوکری"۔ "دختر کی شادی پر دعوت" وغیرہ۔ اور ۱۸۹۳ء (جلد ۱۵ رسالہ) مین "قرآن کی اخلاقی تعلیم بمقابلہ انجیل"۔ "مذہبی القاب"۔ "پیروی مرشدی"۔ "ترقی معکوس" "مسٹر بلنٹ اور اسلام" وغیرہ۔ اور ۱۸۹۴ء (جلد ۱۷ رسالہ) مین "ریویو براہین احمدیہ" "ترقی معکوس کا عکس"۔ وغیرہ۔ اور ۱۸۹۵ء (جلد ۱۸ رسالہ) مین مقدمہ آمین بالجہر پر آخری تجویزات" "ریویو رسالہ قول المتین"۔ "وہابی کہنے پر اعتراض" "اہل حدیث کا لقب قدیم ہے یا جدید" وغیرہ)۔ ان مضامین مین موافقین و مخالفین دونون کے اصلاح موجود ہے اور معاذ اللہ کسی سے سخت خطاب نہین اور نہ مخاصمانہ اور وحشت انگیز جواب ہے آیندہ اس قسم کے مضامین جنہین عام اہل اسلام اور خاص گروہ اہل حدیث کرام کے اغلاط خیالات و رسوم کی اصلاح ہو اس رسالہ مین زیادہ نکلینگے۔ اور ایسے مضامین جنمین کسی خاص شخص کی تحریر یا تقریر یا قول و عمل پر نکتہ چینی ہو (گو موجبت اور شخصی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خطاب سے نہو جو پہلے ہی سے متروک ہے) اور بہی کم ہونگے۔ اور معتقد لاکھ مسلمانوں خصوصًا اہلحدیث کی پولیٹیکل کیحالت کیطرف زیادہ توجہ ہوگی اور اس قسم کے مضامین کی اشاعت اردو کے ساتھ انگریزی مین بہی ہوا کریگی تاکہ گورنمنٹ اور افسران گورنمنٹ کو (جنکے ہاتھہ مین اہل اسلام وغیرہ رعایا ہندوستان کی پولیٹیکل باگ ہے) انکی پولیٹیکل حالت پر اطلاع رہے۔ اور اس حالت کے موافق ان سے سلوک ہو **الغرض** اب اُس آیت اور القائے ربانی پر پورا پورا عمل ہوگا اور یہ رسالہ اپنے منصبی فرض "قومی اصلاح" کو (جو ہر ایک مذہبی اور پولیٹیکل اخبار کا کام ہے) کامل طور پر ادا کریگا لہذا اسکے خریداروں اور معاونین سے (صاف صاف اطلاع دیکر) التماس کیجاتی ہے کہ جو لوگ اس قومی اصلاح کا مذاق نہیں رکھتے۔ اور وہ "قال اقول" یا "قولہ اقول" والی خانہ جنگیوں کو پسند کرتے ہین اور ان باتون مین اسلام یا مذہب اہلحدیث کی ترقی سمجھتے ہین کہ "فلان شخص بدعتی ہے اور فلان مشرک اور فلانی کتاب مین یہ مسئلہ شنیعہ لکہا ہے اور فلانے مذہب مین یہ بیحیائی کی بات ہے اور اسکا رد لکھ ڈالا اور اسکی دہجیان اڑا دین وغیرہ وغیرہ"۔ اور اسی وجہ سے (شاید) اب وہ اشاعۃ السنۃ کی اعانت مین سست ہو رہے ہین وہ اس قومی خادم سے اس خانہ جنگی کی خدمت کی طمع اٹہا کر اسکا استعفا منظور کرین اور اس منظوری سے اسکو صاف اطلاع دین تاکہ وہ بجبر انکی خدمت مین حاضر نہ ہوا کرے اس قسم کے جنگی خادم اب انکے لیے اور ہو گئے ہین انہی سے وہ اپنا کام لین اور ایسا نکرین کہ اس بیچارہ کی خدمت سے ناخوش بہی ہین اور اسکو حاضر باشی سے بہی معاف نکرین اور اسکا بالعدم تصور کر کے حق الخدمت دبا رہین اور جو معاون قومی اصلاح کا مذاق رکہتے ہین اور اس خادم کی قومی خدمات کی قدرشناس ہین وہ اسکا پہلا حق خدمت ادا کرین اور آیندہ سابق کی نسبت اسکو اور زیادہ مدد دین اور خاصکر انگریزی حصہ کے لیے ماہوار سابق کے علاوہ ایک مستقل ماہوار حسب حیثیت آمدنی خدمت مقرر کرین بلکہ اسکا سالانہ یا ششماہی پیشگی عنایت فرما دین بالفعل نمبر ۳ اسکی ایک مضمون اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض کا انگریزی ترجمہ چہپوایا ہے جو بعض صاحبونکی خدمت مین انکی قدرشناسی کی امید پر اور بعض احباب کے پاس نمونہ کیطور پر ارسال کیا ہے آیندہ حصہ انگریزی کے لیے مستقل انتظام ہو انکو نمونہ پہنچنے یا اسکی خبر سننے کے ساتھہ روپیہ اور درخواستونکا سلسلہ جاری ہو گیا تو اسطور پر آیندہ ہر پرچہ کے ساتھہ ایک پولیٹیکل مضمون انگریزی مین بہی شائع ہوا کریگا ورنہ صرف اردو مین یہہ وعدہ پورا ہوگا۔ ہمارے خیال مین مستقل انتظام کی تین صورتین ہین اول یہ کہ ہر ایک خریدار کا خریدار اپنے ماہوار کو دو چند کر دے اور اسکی ایفا و ادا کا بہی قصد کرے دوم یہ کہ انگریزی حصہ کے لیے کم سے کم پچاس خریدار درجہ دوم ایک روپیہ ماہوار یا سو خریدار درجہ سوم آٹہہ آنہ ماہوار مقرر کر دین۔ سوم یہ کہ چند اشخاص جو صاحب وسعت ہین اور قومی ہمدردی کا جوش بہی رکہتے ہین اسکے مصارف کو اپنے ذمہ لے لین اور حسب حیثیت خود چندہ جمع کر کے پچاس روپیہ ماہوار کا بندوبست کر دین۔ انمین [illegible] انگریزی ترجمہ کا [illegible] اور انگریزی کی چہپوائی مین بہی اردو کی نسبت زیادہ خرچ ہوتا ہے اسی خرچ سے ہر مہینے مین کم سے کم [illegible] مضمون نکلا کرے دوسرے مہینے مین اس سے دو چند نکلیگا۔ ان صورتون مین سے جس صورت کو خیرخواہان قوم پسند کرین اسپر عمل مین لا سکتے ہین

© rasailojaraid.com